# ماہانہ قسط میں کمی کرنے پر قیمت بڑھا دینا کیسا؟

**مجیب:** ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** Nor-12599

**تاریخ اجراء:** 20 جمادی الاولیٰ 1444ھ/15 دسمبر 2022ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے ایک گاڑی پندرہ ہزار روپے ماہانہ قسط پر آٹھ لاکھ میں خریدی مگر کچھ ہی مہینوں کے بعد زید نے بائع (بیچنے والے) سے یہ درخواست کی کہ میرے لیے پندرہ ہزار ماہانہ ادا کرنا دشوار ہے۔ اگر تم ماہانہ قسط پندرہ ہزار کے بجائے دس ہزار کردو تو میرے لیے ادائیگی آسان ہو جائے گی۔ اس سہولت پر میں آٹھ لاکھ کے بجائے ساڑھے آٹھ لاکھ روپے کی ادائیگی کروں گا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ بائع کا اس پیشکش کو قبول کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

**پوچھی گئی صورت میں بائع (بیچنے والے) پر لازم ہے کہ وہ گاڑی کی طے شدہ قیمت آٹھ لاکھ روپے ہی زید سے وصول کرے، اس سے ایک روپیہ بھی اوپر وصول کرے گا تو یہ مدت کے بڑھ جانے کا عوض ہو گا جو کہ سود ہے اور سود کی شدید مذمت قرآن و حدیث میں مذکور ہے۔ نیز زید پر بھی لازم ہے کہ اس نے بائع کو جو سودی پیشکش کی ہے اس گناہ سے توبہ کرے اور آئندہ اس معاملے میں احتیاط سے کام لے۔**

سود کی حرمت پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾'' ترجمہ کنزالایمان: ''اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سُود۔'' (القرآن الکریم، پارہ 03، سورۃ البقرۃ، آیت: 275)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خزائن العرفان میں ہے: ''سود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں کہ **سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ معاوضہ مالیہ میں ایک مقدار مال کا بغیر بدل و عوض کے لینا ہے** یہ صریح ناانصافی ہے۔'' (تفسیرِ خزائن العرفان، ص 96، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ بغوی میں ہے:"أن أهل الجاهلية كان أحدهم إذا حل ماله على غريمه فطالبه به فيقول الغريم لصاحب الحق: زدني في الأجل حتى أزيدك في المال، فيفعلان ذلك ويقولون سواء علينا الزيادة في أول البيع بالربح أو عند المحل لأجل التأخير، فكذبهم الله تعالى فقال: وأحل الله البيع وحرم الربا۔" یعنی زمانہ جاہلیت میں جب کسی شخص کی قرض کی مدت پوری ہو جاتی تو وہ اپنے مقروض سے قرض کا مطالبہ کرتا تو مقروض اپنے قرض خواہ سے کہتا کہ میرے لیے مدت میں اضافہ کر دو تو میں تمہیں مال بڑھا کر واپس کروں گا۔ پس وہ دونوں اسی طرح کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم پر برابر ہے کہ یہ زیادتی سودے کے شروع ہی میں نفع کے ساتھ طے ہو یا پھر بعد میں اضافہ کیا جائے۔ اس پر اللہ عزوجل نے ان کی تکذیب فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ "اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سُود۔" (تفسیر البغوی، ج 01، ص 382-381، دار احیاء التراث، بیروت)

ارشادِ باری تعالیٰ "وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا" کے تحت حجۃ الاسلام امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: "حظر أن يؤخذ للأجل عوض۔۔۔ ولا خلاف انه لو كان عليه الف درهم حالة فقال له اجلني وازيدك فيها مائة درهم لا يجوز لان المائة عوض من الاجل۔" یعنی: مدت کے بدلے میں معاوضہ لینا منع ہے۔۔۔ اور اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کسی پر ہزار درہم دَین ہو جس کی میعاد پوری ہو چکی اور مدیون دائن سے کہے کہ مجھے مزید مہلت دے دو، میں سو درہم زیادہ دوں گا، یہ جائز نہیں کیونکہ یہاں سو درہم مدت کے عوض میں ہیں (اور مدت کا عوض لینا جائز نہیں ہے)۔ (احکام القرآن للجصاص، ج 02، ص 186، دار احیاء التراث العربی)

ادھار سودے میں مدت بڑھانے کے عوض ملنے والا اضافہ سود ہے۔ جیسا کہ النتف فی الفتاوی میں ہے:"ان يبيع رجلا متاعا بالنسيئة فلما حل الاجل طالبه رب الدين فقال المديون زدني في الاجل ازدك في الدراهم ففعل فان ذلك ربا۔" یعنی ایک شخص نے ادھار سامان بیچا جب ادھار کی مدت پوری ہو گئی دائن نے مدیون سے دین کا مطالبہ کیا مدیون نے دائن سے کہا کہ مجھے مزید مہلت دے دو میں دراھم بڑھا دوں گا یہ زیادتی سود ہے۔
(النتف فی الفتاوی، ص 485، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

شمس الائمۃ محمد بن احمد السرخسی علیہ الرحمہ "المبسوط" میں لکھتے ہیں: "مقابلة الأجل بالدراهم ربا، ألا ترى أن في الدين الحال لو زاده في المال ليؤجله لم يجز۔" یعنی مدت کے مقابلے میں دراھم لینا سود ہے۔ کیا تو نہیں

دیکھتا کہ دین حال میں اگر مدیون نے مال میں زیادتی کردی تاکہ دائن اسے مزید مدت دے تو یہ جائز نہیں ہے۔(المبسوط،باب العیوب فی البیع،ج13،ص126،دار المعرفۃ)

بہارِ شریعت میں ہے:"عقدِ معاوضہ میں جب دونوں طرف مال ہو اور ایک طرف زیادتی ہو کہ اس کے مقابل میں دوسری طرف کچھ نہ ہو یہ سود ہے۔"(بہارِ شریعت،ج02،ص769-768،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**